© rasailojaraid.com

ہو گی ، بلکہ ان کی فنڈنگ کا بھی ایک نیا نظام وضع کیا جائے گا۔اس مجوزہ مسودہ قانون کے مطابق مدارس متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو نصاب تعلیم بتانے ،طلبہ کے کوائف دینے ، مدرسہ کے اِخراجات کے علاوہ عطیات اور عطیہ کنندگان کو ظاہر کرنے کے پابند ہوں گے۔ نیز اس بل میں نئے مدارس کے قیام کے حوالے سے بھی کچھ ایسی تجاویز دی گئی ہیں جو اصلاً نئے مدارس کے قیام کے سد باب کے لیے ہیں۔

اس طرح کے اقدامات اگر چہ نئے نہیں مگر ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ صوبائی حکومتیں طے شدہ معاملات کو بار بار کیوں چھیڑتی ہیں؟ اس سے قبل پنجاب حکومت نے دینی مدارس کے خلاف مورچہ لگایا، علماء وطلبہ کو ہراساں کیا ، مدارس پر چھاپے مارے، مگر اہل مدارس نے اتحاد و اتفاق کے ساتھ اس یورش کا مقابلہ کر کے اسے پسپا کیا، اب غالباً سندھ حکومت اس ناکام تجربے کو دہرانا چاہتی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ دینی مدارس کے حوالے سے ''اتحاد تنظیمات مدارس'' کے مذاکرات مرکزی سطح پر محکمہ داخلہ اور محکمہ تعلیم کے علاوہ وزارتِ مذہبی امور کیساتھ اپنے تسلسل کے ساتھ جاری ہیں، کئی معاملات پر اتفاق رائے موجود ہے، جن معاملات میں پیچیدگیاں اور رکاوٹیں ہیں وہ اہل مدارس کی طرف سے نہیں بلکہ متعلقہ حکومتی اداروں کی وجہ سے ہیں...... جناب مراد علی شاہ صاحب جو ابھی نئے نئے وزیر اعلیٰ کے منصب پر فائز ہوئے ہیں، بہت سے امور میں ان کی چابک دستیاں قابل تحسین ہیں، مگر انہیں خیال کرنا چاہیے کہ سبھی معاملات ایک ہی ڈھنگ سے حل نہیں ہو سکتے۔ وہ اگر مدارس کے بارے میں کوئی قدم اٹھانا چاہتے ہیں تو پہلے بتائیں کہ انہیں مدارس سے شکایت کیا ہے؟ محض سنی سنائی باتوں، بعض ابلاغی اداروں کی اڑائی گئی گرد یا غیر ملکی این جی اوز کی خواہش پر مدارس کو کسی شکنجے میں کسنے کی تیاری اوچھی بھی پڑ سکتی ہے۔

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے اپنے مشترکہ بیان میں اس مسودۂ قانون کو یکسر مسترد کیا ہے۔ انہوں نے بجا طور پر کہا ہے کہ دینی مدارس کی قیادت کو اعتماد میں لیے بغیر اس قسم کی کوئی بھی کوشش مسائل میں اضافے کا سبب بنے گی۔ وفاقی حکومت کے ساتھ خوش گوار ماحول میں مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے، رجسٹریشن کے طریقہ کار اور فارم پر طویل مشاورت کے بعد حکومتی نمایندے اور دینی مدارس کی قیادت کسی نتیجے پر پہنچنے کے قریب ہے۔ ایسے میں سندھ حکومت کی طرف سے کسی بھی متوازی پالیسی کا اعلان ان کوششوں کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ ہمیں امید ہے کہ سندھ حکومت اس سلسلے میں دانش مندانہ رویہ اختیار کرے گی اور معاملات کو آپس میں افہام و تفہیم کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کرے گی۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com